تعارف و تبصرہ

اسلام میں سنت و حدیث کا مقام :

یہ کتاب ڈاکٹر شیخ مصطفے حسنی السباعی کی عربی تصنیف "السنۃ و مکانتھا فی التشریع الاسلامی" کا اردو ترجمہ ہے ۔ اس کے مترجم ڈاکٹر احمد حسن ہیں جو ادارۂ تحقیقات اسلامی کے ایک دیرینہ رفیق ہیں ۔ مولانا محمد ادریس میرٹھی کی نظرثانی کے بعد اسے شعبۂ تصنیف و تالیف مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی۔ ٥ نے بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے ۔ یہ کتاب کی پہلی جلد ہے دوسری جلد ابھی آنے والی ہے ۔ بڑی تقطیع کے ٥٣٩ صفحات پر مشتمل اس جلد کی قیمت دس روپیہ ہے جو طباعت کی گرانی کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت مناسب ہے ۔

ڈاکٹر احمد حسن ہمارے ادارے کے ایک فاضل رکن ہیں۔ عربی زبان اور اسلامی علوم سے پوری طرح واقف ہیں۔ اردو پر ان کو پوری قدرت حاصل ہے۔ اور اس میں لکھتے بھی رہتے ہیں۔ ان کی اردو صاف ، سادہ اور سلیس ہوتی ہے ۔ وہ تحلیلی اور تفصیلی انداز تحریر کو پسند کرتے ہیں ۔ یہ باتیں ان کی دوسری تحریروں کی طرح اس ترجمے میں بھی نظر آئیں گی ۔

معیار ترجمہ کی نسبت کچھ کہنا اس لئے ممکن نہیں کہ اصل عربی کتاب ہمارے سامنے نہیں ہے ۔ بہرحال معیاری ترجمہ وہی ہوتا ہے کہ مصنف کے خیالات کو کسی قسم کی کمی بیشی یا رد و بدل کے بغیر دوسری زبان میں اس طرح منتقل کردیا جائے کہ ترجمہ خود تصنیف معلوم ہونے لگے ۔ اس میں شبہ نہیں کہ یہ کام بہت دشوار ہے اور بڑی کاوش چاہتا ہے ۔ فاضل مترجم نے عنوان کتاب کے ترجمے میں ان حدود کی پوری پابندی نہیں کی جو ایک معیاری اور عمدہ ترجمے کے لئے ضروری ہیں۔ "السنۃ و مکانتھا فی

التشریع الاسلامی» کا ترجمہ ''دین اسلام میں سنت و حدیث کا مقام'' پوری طرح صحیح ترجمہ نہیں کہا جاسکتا۔ عربی زبان و قواعد کی رو سے اس کا صحیح اور اصل سے قریب تر ترجمہ یہ ہوسکتا ہے: ''سنت اور اس کا تشریعی مقام'' یا ''سنت اور اسلامی قانون سازی میں اس کا مقام''۔

اس کتاب کا ایک ترجمہ پروفیسر غلام احمد حریری نے بھی کیا ہے۔ انھوں نے اردو میں ''حدیث رسول کا تشریعی مقام'' نام رکھا ہے۔ یہ ترجمہ ڈاکٹر احمد حسن کے ترجمے سے بہتر ہے مگر ایک کمی اس میں بھی رہ گئی ہے۔ انھوں نے عربی الفاظ کا پورا خیال نہیں رکھا۔ جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا اس کتاب کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصہ میں مصنف نے سنت کی تعریف، تاریخ تدوین حدیث، فتنہ وضع حدیث، اس کے سدباب کی کوششوں، نقد حدیث، جرح و تعدیل اور فتنہ انکار حدیث وغیرہ سے بحث کی ہے۔ اور دوسرے حصہ میں استنباط احکام اور قانون سازی میں سنت کے مقام سے گفتگو کی ہے۔ ڈاکٹر سباعی نے جو عنوان قائم کیا ہے وہ دونوں حصوں کو حاوی ہے۔ جبکہ اردو ترجمہ میں یہ نقص ہے کہ وہ صرف ایک حصے کو ظاہر کرتا ہے۔

جہاں تک کتاب کے مباحث اور مضامین کا تعلق ہے اس دور فتن میں جب کہ دین کی بنیادوں کو ہلانے کے لئے ابلیس اور اس کی ذریت نے اپنا پورا زور لگا رکھا ہے، مسموم اذہان کے لئے یہ تریاق ہے۔ کتاب کے مصنف اور مترجم دونوں عنداللہ اور عندالناس اجر کے مستحق ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ڈاکٹر سباعی مرحوم نے مستشرقین کے ان اعتراضات کا شافی جواب دیا ہے جو وہ احادیث کے متعلق وقتاً فوقتاً کرتے رہے ہیں۔ منکرین حدیث کے شکوک و شبہات دور کرنے کے لئے ڈاکٹر مصطفی اعظمی کے جوابات بھی اہم ہیں اور ان سے ترجمہ میں حسب ضرورت فائدہ اٹھایا جاسکتا تھا۔ کم از کم مقدمہ میں یا نظرثانی کرتے وقت ایسے مواد کا اضافہ ہونا

کتاب کی افادیت میں بیش بہا اضافہ ممکن تھا۔ اردو داں طبقہ کے لئے بہرحال یہ کتاب بڑی نعمت ہے۔

شرف الدین اصلاحی

حضرت معاویہ اور تاریخی حقائق :

زیر نظر کتاب کوئی مستقل بالذات تصنیف نہیں۔ اس کا بیشتر مواد مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کی کتاب خلافت و ملوکیت کے جواب یا جواب الجواب کے طور پر ضبط تحریر میں آیا۔ مولانا مودودی کی خلافت و ملوکیت شائع ہوئی تو اس کے بعض مندرجات پر کچھ اعتراضات ہوئے اور رد میں کتابیں بھی لکھی گئیں اور مضامین بھی شائع ہوئے۔ صلاح الدین یوسف صاحب نے ''خلافت و ملوکیت، تاریخی و شرعی حیثیت'' شائع کی۔ ایک شیعہ عالم حسین بخش صاحب نے ''امامت و ملوکیت در جواب خلافت و ملوکیت'' لکھی۔ مولانا محمد تقی عثمانی نے ماہنامہ البلاغ میں ایک سلسلہ مضامین شروع کیا جس کے جواب میں ماہنامہ ترجمان القرآن میں ملک غلام علی صاحب نے کچھ اظہار خیال کیا۔ عثمانی صاحب نے اس کے جواب میں بھی ایک بسیط مضمون لکھا۔ اس بحث و تمحیص میں مولانا عثمانی صاحب کے قلم سے جو کچھ نکلا، اس کتاب میں اسے یکجا کردیا گیا ہے۔

کتاب کے تین جز ہیں۔ پہلے دو جز عثمانی صاحب کی تحریروں پر مشتمل ہیں۔ تیسرا جز جس کا عنوان ہے ''حضرت معاویہ، شخصیت، کردار اور کارنامے'' (حضرت معاویہ کی سیرت و مناقب) مولانا محمد تقی عثمانی صاحب کے برادر زادہ مولوی محمد اشرف عثمانی کی کاوش ہے۔

کتاب بڑی تقطیع کے ۲۷۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ کتابت و طباعت